

Fidak wa Fatima s.a



Riwayat Al Bukhari
Shareef

Faseeh Rezavi

Fidak wa Fatima

فدك وفاطمه السلام الله عليها

(روايات البخاري شريف)

Faseeh Rezavi

Copyright © 2018 Faseeh Rezavi

All rights reserved.

ISBN: 10: 1724831550

ISBN-13: 978-1724831552

انتساب

یہ چھوٹی سی تحریر میں سیدہ مخدومہ کونین فاطمہ السلام اللہ علیہا

اور

انکے لخت جگر حضرت محسن علیہ السلام کے نام کرتا ہوں جو کہ ولایت کے اولین شہید ہیں۔
اس کے بعد ان تمام سادات و نوجوانوں کے نام کرتا ہوں جنہوں نے اپنی زندگی سیدہ السلام اللہ
علیہا کے حق کی وکالت میں صرف کر دی ہے۔

فدک و فاطمه (ع)

CONTENTS

I Acknowledgments

- 8 1 اہم نکات
- 10 2 فضائل سیدہ فاطمہ الزہراء السلام اللہ علیہا کے بارے میں روایات
- 22 3 حق فدک و میراث کے بارے میں روایات
- 37 4 سیدہ فاطمہ الزہراء السلام اللہ علیہا کی ناراضگی رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی ہے۔

ACKNOWLEDGMENTS

Thanks to the last Imam (atf) with whose blessings I've been able to complete this booklet of her Grand Mother whom he calls Hujjat for himself and other Aema a.s

ابتدایہ

اس کتاب میں تمام تر روایت اہل سنت کے مشہور کتاب البخاری شریف سے لی گئی ہیں جن میں سیدہ فاطمہ السلام اللہ علیہا کے مقام و مرتبہ اور انکے حق میراث اور حق فدک کے بارے میں وارد ہوئی ہیں۔ روایت کا عربی متن کتاب کی طوالت کی وجہ سے چھوڑا گیا ہے جو کہ آئندہ پیش کی جائیں گی۔

بخاری شریف میں موجود سیدہ فاطمہ الزہراء السلام اللہ علیہا کے متعلق روایات کلی کا خلاصہ

1. سیدہ تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہیں۔
2. جب سیدہ (ع) رسول اللہ کے دربار میں حاضر ہوئیں تو آپ انکی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے، انکا استقبال کرتے اور انکو اپنی جگہ دیتے۔
3. بعد از رسول خدا (ص) کسی بھی سیدہ (س) کی تعظیم اسی صورت میں نہیں کی گئی۔
4. سیدہ (س) کو حق ہے کہ وہ یا آل رسول (ص) اپنے والد کی میراث سے جتنا چاہے مانگ سکتی ہیں۔

5. سیدہ فاطمہ الزہراء السلام اللہ علیہا کو کوئی ضرورت ہو تو رسول خدا خود پوچھنے جاتے ہیں جبکہ بعد از رسول (ص) سیدہ (س) اپنے حق کے لئے خود دربار گئیں۔

6. صرف ایک بار نہیں کئی بار سیدہ (س) نے اپنے حق کا مطالبہ کیا۔ جب کہ ہر دفعہ ایک جھوٹی حدیث سنا کر حق غصب کیا جاتا اور انہیں واپس خالی لوٹا دیا جاتا۔

7. سیدہ (س) اپنے حق میں دلائل دیتیں رہیں، گواہ اور وکیلوں کو بھیجتی رہیں

8. صرف ایک جھوٹی حدیث جو کہ خود قرآن کی واضح آیات کے خلاف تھی سیدہ (س) جس پر ناراض ہوئیں اور تاحیات کلام نہ کیا۔

9. سیدہ (س) کا جنازہ امیر المومنین (ع) نے رات کی تاریکی میں پڑھا۔

10. امیر المومنین (ع) نے سیدہ (ع) کے جنازے میں ابو بکر کو شرکت کی دعوت نہیں دی۔

11. سیدہ (س) خلیفہ سے تاحیات ناراض رہیں اور انکی رضامند ہونے کی کوئی روایت نہیں ملتی۔

12. سیدہ (س) کی ناراضگی اللہ کے رسول (ص) کو پسند نہیں۔ سیدہ (س) کو ناراض کرنا اللہ کے رسول (ص) کو ناراض کرنا ہے۔

فضائل سیدہ فاطمہ الزہراء السلام اللہ علیہا کی روایات

پہلی حدیث

سیدہ فاطمہ الزہراء السلام اللہ علیہا تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہیں

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عوانہ وضاح نے، کہا ہم سے فراس بن یحییٰ نے بیان کیا، ان سے عامر شعبی نے، ان سے مسروق نے کہ مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یہ تمام ازواج مطہرات (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض وفات میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں، کوئی وہاں سے نہیں ہٹا تھا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی آئیں۔ خدا کی قسم ان کی چال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال سے الگ نہیں تھی (بلکہ بہت ہی مشابہ تھی) جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو خوش آمدید کہا۔ فرمایا بیٹی! مرحبا! پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دائیں طرف یا بائیں طرف انہیں بٹھایا۔ اس کے بعد آہستہ سے ان سے کچھ کہا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بہت زیادہ رونے لگیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا غم دیکھا تو دوبارہ ان سے سرگوشی کی اس پر وہ ہنسنے لگیں۔ تمام ازواج میں سے میں نے ان سے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں صرف آپ کو سرگوشی کی خصوصیت بخشی۔ پھر رونے لگیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے تو میں نے ان سے پوچھا کہ

آپ کے کان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تھا انہوں نے کہا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا راز نہیں کھول سکتی۔ پھر جب آپ کی وفات ہو گئی تو میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میرا جو حق آپ پر ہے اس کا واسطہ دیتی ہوں کہ آپ مجھے وہ بات بتادیں۔ انہوں نے کہا کہ اب بتا سکتی ہوں چنانچہ انہوں نے مجھے بتایا کہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پہلی سرگوشی کی تھی تو فرمایا تھا کہ ”جبرائیل علیہ السلام ہر سال مجھ سے سال میں ایک مرتبہ دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال مجھ سے انہوں نے دو مرتبہ دور کیا اور میرا خیال ہے کہ میری وفات کا وقت قریب ہے، اللہ سے ڈرتی رہنا اور صبر کرنا کیونکہ میں تمہارے لئے ایک اچھا آگے جانے والا ہوں“ بیان کیا کہ اس وقت میرا رونا جو آپ نے دیکھا تھا اس کی وجہ یہی تھی۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پریشانی دیکھی تو آپ نے دوبارہ مجھ سے سرگوشی کی، فرمایا ”فاطمہ بیٹی! کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ جنت میں تم مومنوں کی عورتوں کی سردار ہو گی، یا (فرمایا کہ) اس امت کی عورتوں کی سردار ہو گی۔“

صحیح بخاری کتاب - اجازت لینے کے بیان میں

حدیث نمبر 6286

دوسری حدیث

سیدہ فاطمہ (ع) کا رسول اللہ کے دربار میں آنے کا انداز

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے زکریا نے بیان کیا، ان سے فراس نے، ان سے عامر نے، ان سے مسروق نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں، ان کی چال میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چال سے بڑی مشابہت تھی۔ آپ نے فرمایا: بیٹی آدمی! اس کے بعد آپ نے انہیں اپنی دائیں طرف یا بائیں طرف بٹھایا، پھر ان کے کان میں آپ نے چپکے سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں، میں نے ان سے کہا کہ آپ روتی کیوں ہو؟ پھر دوبارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کان میں کچھ کہا تو وہ ہنس دیں۔ میں نے ان سے کہا آج غم کے فوراً بعد ہی خوشی کی جو کیفیت میں نے آپ کے چہرے پر دیکھی وہ پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے کہا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں میں آپ کے راز کو کسی پر نہیں کھول سکتی۔ چنانچہ میں نے آپ کی وفات کے بعد پوچھا۔

صحیح بخاری کتاب - فضیلتوں کے بیان میں

حدیث نمبر 3623

تیسری حدیث

سیدہ فاطمہ (ع) جتنا چاہے اپنے والد کے مال سے لے سکتی ہیں۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، کہا ہم کو ابو الزناد نے خبر دی، انہیں اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبد مناف کے بیٹو! اپنی جانوں کو اللہ سے خرید لو (یعنی نیک کام کر کے انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچالو) اے عبد المطلب کے بیٹو! اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ سے خرید لو، اے زبیر بن عوام کی والدہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی، اے فاطمہ بنت محمد! تم دونوں اپنی جانوں کو اللہ سے بچالو۔ میں تمہارے لیے اللہ کی بارگاہ میں کچھ اختیار نہیں رکھتا۔ تم دونوں میرے مال میں جتنا چاہو مانگ سکتی ہو۔

صحیح بخاری کتاب - فضیلتوں کے بیان میں

حدیث نمبر 3527

جو تھی حدیث

سیدہ فاطمہ الزہراء السلام اللہ علیہا کو کوئی ضرورت ہو تو

رسول خدا ﷺ خود پوچھنے جاتے تھے

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے غندر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے حکم نے، انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے سنا، کہا ہم سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے) چکی پیسنے کی تکلیف کی شکایت کی، اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس آئیں لیکن آپ موجود نہیں تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان کی ملاقات ہوئی تو ان سے اس کے بارے میں انہوں نے بات کی جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کے آنے کی اطلاع دی، اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود ہمارے گھر تشریف لائے، اس وقت ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے، میں نے چاہا کہ کھڑا ہو جاؤں لیکن آپ نے فرمایا کہ یوں ہی لیٹے رہو، اس کے بعد آپ ہم دونوں کے درمیان بیٹھ گئے اور میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی، پھر آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے مجھ سے جو طلب کیا ہے کیا میں تمہیں اس سے اچھی بات نہ بتاؤں، جب تم سونے کے لیے بستر پر لیٹو تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر، تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ پڑھ لیا کرو، یہ عمل تمہارے لیے کسی خادم سے بہتر ہے۔

صحیح بخاری کتاب - نبی کریم ﷺ کے اصحاب کی فضیلت حدیث نمبر 3705

پانچویں حدیث

سیدہ فاطمہ السلام اللہ علیہا پر کسی الزام کی تشبیہ دینا بھی اللہ کو غضبناک کرتا ہے۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا، کہا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، انہیں یونس نے خبر دی، انہیں زہری نے، کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ غزوہ فتح (مکہ) کے موقع پر ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں چوری کر لی تھی۔ اس عورت کی قوم گھبرائی ہوئی اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے پاس آئی تاکہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی سفارش کر دیں (کہ اس کا ہاتھ چوری کے جرم میں نہ کاٹا جائے) عروہ نے بیان کیا کہ جب اسامہ رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ نے فرمایا! تم مجھ سے اللہ کی قائم کی ہوئی ایک حد کے بارے میں سفارش کرنے آئے ہو۔ اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، میرے لیے دعاء مغفرت کیجئے، یا رسول اللہ! پھر دوپہر بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو خطاب کیا، اللہ تعالیٰ کی اس کے شان کے مطابق تعریف کرنے کے بعد فرمایا، اما بعد! تم میں سے پہلے لوگ اس لیے ہلاک ہو گئے کہ اگر ان میں سے کوئی معزز شخص چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے لیکن اگر کوئی کمزور چوری کر لیتا تو اس پر حد قائم کرتے اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر فاطمہ بنت محمد رضی اللہ عنہا بھی چوری کر لے تو میں اس کا ہاتھ کاٹوں گا۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے لیے حکم دیا اور ان کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر اس عورت نے صدق دل سے توبہ کر لی اور شادی بھی کر لی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

نے بیان کیا کہ بعد میں وہ میرے یہاں آتی تھیں۔ ان کو اور کوئی ضرورت ہوتی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کر دیتی۔

صحیح بخاری کتاب - غزوات کے بیان میں

حدیث نمبر 4304

چھٹی حدیث

سیدہ فاطمہ السلام اللہ علیہا کا ہنسنا اور رونا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے

ہم سے یسرہ بن صفوان بن جمیل نخعی نے بیان کیا، کہا ہم سے ابرہیم بن سعد نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے، ان سے عروہ نے اور ان سے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ مرض الموت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور آہستہ سے کوئی بات ان سے کہی جس پر وہ رونے لگیں۔ پھر دوبارہ آہستہ سے کوئی بات کہی جس پر وہ ہنسنے لگیں۔ پھر ہم نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتلایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ آپ کی وفات اسی مرض میں ہو جائے گی، میں یہ سن کر رونے لگی۔ دوسری مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے جب سرگوشی کی تو یہ فرمایا کہ آپ کے گھر کے آدمیوں میں سب سے پہلے میں آپ سے جا ملوں گی تو میں ہنسی تھی۔

صحیح بخاری کتاب - غزوات کے بیان میں

حدیث نمبر 4433

ساتویں حدیث

سیدہ فاطمہ الزہراء السلام اللہ علیہا کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وفات پر گریہ وزاری کرنا

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، ان سے ثابت بنانی نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ شدت مرض کے زمانے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے چینی بہت بڑھ گئی تھی۔ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نے کہا، آہ اباجان کو کتنی بے چینی ہے۔ حضور انے اس پر فرمایا، آج کے بعد تمہارے اباجان کی یہ بے چینی نہیں رہے گی۔ پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں، ہائے اباجان! آپ اپنے رب کے بلاوے پر چلے گئے، ہائے اباجان! آپ جنت الفردوس میں اپنے مقام پر چلے گئے۔ ہم حضرت جبریل علیہ السلام کو آپ کی وفات کی خبر سناتے ہیں۔ پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دفن کر دئے گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا، ”انس! تمہارے دل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعش پر مٹی ڈالنے کے لیے کس طرح آمادہ ہو گئے تھے۔“

صحیح بخاری کتاب - غزوات کے بیان میں

حدیث نمبر 4

ساتویں حدیث

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ ﷺ کو سیدہ فاطمہ السلام اللہ علیہا کو تکلیف دینا اور رنج پہنچانا پسند نہیں تھا چاہے اس کا سبب حضرت علی علیہ السلام ہی کیوں نہ بنیں۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ممبر پر فرما رہے تھے کہ ہشام بن مغیرہ جو ابو جہل کا باپ تھا اس کی اولاد (حارث بن ہشام اور سلم بن ہشام) نے اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب سے کرنے کی مجھ سے اجازت مانگی ہے لیکن میں انہیں ہرگز اجازت نہیں دوں گا یقیناً میں اس کی اجازت نہیں دوں گا ہرگز میں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔ البتہ اگر علی بن ابی طالب میری بیٹی کو طلاق دے کر ان کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہیں (تو میں اس میں رکاوٹ نہیں بنوں گا) کیونکہ وہ (فاطمہ رضی اللہ عنہا) میرے جگر کا ایک ٹکڑا ہے جو اس کو برا لگے وہ مجھ کو بھی برا لگتا ہے اور جس چیز سے اسے تکلیف پہنچتی ہے اس سے مجھے بھی تکلیف پہنچتی ہے۔

صحیح بخاری کتاب - نکاح کے مسائل کا بیان

حدیث نمبر 5230

سیدہ فاطمہ السلام اللہ علیہا کا انداز انداز رسول صلی اللہ علیہ وسلم جیسا تھا۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو عوانہ وضاح نے، کہا ہم سے فراس بن یحییٰ نے بیان کیا، ان سے عامر شعبی نے، ان سے مسروق نے کہ مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ یہ تمام ازواج مطہرات (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض و فات میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں، کوئی وہاں سے نہیں ہٹا تھا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی آئیں۔ خدا کی قسم ان کی چال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال سے الگ نہیں تھی (بلکہ بہت ہی مشابہ تھی) جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو خوش آمدید کہا۔ فرمایا بیٹی! مرحبا! پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دائیں طرف یا بائیں طرف انہیں بٹھایا۔ اس کے بعد آہستہ سے ان سے کچھ کہا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بہت زیادہ رونے لگیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا غم دیکھا تو دوبارہ ان سے سرگوشی کی اس پر وہ ہنسنے لگیں۔ تمام ازواج میں سے میں نے ان سے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں صرف آپ کو سرگوشی کی خصوصیت بخشی۔ پھر رونے لگیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کے کان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تھا انہوں نے کہا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا راز نہیں کھول سکتی۔ پھر جب آپ کی وفات ہو گئی تو میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میرا جو حق آپ پر ہے اس کا واسطہ دیتی ہوں کہ آپ مجھے وہ بات بتادیں۔ انہوں نے کہا کہ اب بتا سکتی ہوں چنانچہ انہوں نے مجھے بتایا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پہلی سرگوشی کی تھی تو فرمایا تھا کہ “جبرائیل علیہ

السلام ہر سال مجھ سے سال میں ایک مرتبہ دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال مجھ سے انہوں نے دو مرتبہ دور کیا اور میرا خیال ہے کہ میری وفات کا وقت قریب ہے، اللہ سے ڈرتی رہنا اور صبر کرنا کیونکہ میں تمہارے لئے ایک اچھا آگے جانے والا ہوں ” بیان کیا کہ اس وقت میرا رونا جو آپ نے دیکھا تھا اس کی وجہ یہی تھی۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پریشانی دیکھی تو آپ نے دوبارہ مجھ سے سرگوشی کی، فرمایا ”فاطمہ بیٹی! کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ جنت میں تم مومنوں کی عورتوں کی سردار ہو گی، یا (فرمایا کہ) اس امت کی عورتوں کی سردار ہو گی۔

صحیح بخاری کتاب - اجازت لینے کے بیان میں

حدیث نمبر 6285

حق فدک و میراث کے بارے میں روایات

پہلی روایت

حضرت ابو بکر کے دور میں میراث فاطمہ السلام اللہ علیہا کی درخواست کرنا

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا ہم سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا، اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے یہاں اپنا آدمی بھیج کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے والی میراث کا مطالبہ کیا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فی کی صورت میں دی تھی۔ یعنی آپ کا مطالبہ مدینہ کی اس جائداد کے بارے میں تھا جس کی آمدن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مصارف خیر میں خرچ کرتے تھے، اور اسی طرح فدک کی جائداد اور خیبر کے خمس کا بھی مطالبہ کیا۔

صحیح بخاری کتاب - نبی کریم ﷺ کے اصحاب کی فضیلت

حدیث نمبر 3711

دوسری روایت

سیدہ فاطمہ السلام اللہ علیہا کے حق مانگنے پر دوسری روایت۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں عروہ نے اور انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمین جو فدک میں تھی اور جو خیبر میں آپ کو حصہ ملا تھا، اس میں سے اپنی میراث کا مطالبہ کیا۔

صحیح بخاری کتاب - غزوات کے بیان میں

حدیث نمبر 4035

تیسری روایت

سیدہ فاطمہ السلام اللہ علیہا کا حق مانگنا، ناراض ہونا اور زندگی بھر کلام نہ کرنا

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس کسی کو بھیجا اور ان سے اپنی میراث کا مطالبہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مال سے جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے مدینہ اور فدک میں عنایت فرمایا تھا اور خیبر کا جو پانچواں حصہ رہ گیا تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی ارشاد فرمایا تھا کہ ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے البتہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی مال سے کھاتی رہے گی اور میں خدا کی قسم جو صدقہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑ گئے ہیں اس میں کسی قسم کا تغیر نہیں کروں گا جس حال میں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں تھا اب بھی اسی طرح رہے گا اور اس میں (اس کی تقسیم وغیرہ) میں بھی وہی طرز عمل اختیار کروں گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی زندگی میں تھا۔ غرض ابو بکر نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کچھ بھی دینا منظور نہ کیا۔ اس پر فاطمہ ابو بکر رضی اللہ عنہما کی طرف سے خفا ہو گئیں اور ان سے ترک ملاقات کر لیا اور اس کے بعد وفات تک ان سے کوئی گفتگو نہیں کی۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چھ مہینے تک زندہ رہیں جب ان کی وفات ہوئی تو ان کے شوہر علی رضی اللہ عنہ نے انہیں رات میں دفن کر دیا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر نہیں دی اور خود ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا جب تک زندہ رہیں علی رضی اللہ عنہ پر لوگ بہت توجہ رکھتے رہے لیکن ان کی

وفات کے بعد انہوں نے دیکھا کہ اب لوگوں کے منہ ان کی طرف سے پھرے ہوئے ہیں۔ اس وقت انہوں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے صلح کر لینا اور ان سے بیعت کر لینا چاہا۔ اس سے پہلے چھ ماہ تک انہوں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بیعت نہیں کی تھی پھر انہوں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا اور کہا بھیجا کہ آپ صرف تنہا آئیں اور کسی کو اپنے ساتھ نہ لائیں ان کو یہ منظور نہ تھا کہ عمر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ آئیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اللہ کی قسم! آپ تنہا ان کے پاس نہ جائیں۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کیوں وہ میرے ساتھ کیا کریں گے میں تو خدا کی قسم ضرور ان کی پاس جاؤں گا۔ آخر آپ علی رضی اللہ عنہ کے یہاں گئے۔ علی رضی اللہ عنہ نے خدا کو گواہ کیا اس کے بعد فرمایا ہمیں آپ کے فضل و کمال اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بخشا ہے سب کا ہمیں اقرار ہے جو خیر و امتیاز آپ کو اللہ تعالیٰ نے دیا تھا ہم نے اس میں کوئی ریس بھی نہیں کی لیکن آپ نے ہمارے ساتھ زیادتی کی (کہ خلافت کے معاملہ میں ہم سے کوئی مشورہ نہیں لیا) ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی قرابت کی وجہ سے اپنا حق سمجھتے تھے (کہ آپ ہم سے مشورہ کرتے) ابو بکر رضی اللہ عنہ پر ان باتوں سے گریہ طاری ہو گئی اور جب بات کرنے کے قابل ہوئے تو فرمایا اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کے ساتھ صلہ رحمی مجھے اپنی قرابت سے صلہ رحمی سے زیادہ عزیز ہے۔ لیکن میرے اور لوگوں کے درمیان ان اموال کے سلسلے میں جو اختلاف ہوا ہے تو میں اس میں حق اور خیر سے نہیں ہٹا ہوں اور اس سلسلہ میں جو راستہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھا خود میں نے بھی اسی کو اختیار کیا۔ علی رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ دوپہر کے بعد میں آپ سے بیعت کروں گا۔ چنانچہ ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر ابو بکر رضی اللہ عنہ منبر پر آئے اور خطبہ کے بعد علی رضی اللہ عنہ کے معاملے کا اور ان کے اب تک بیعت نہ کرنے کا ذکر کیا اور وہ عذر بھی بیان کیا جو علی رضی اللہ عنہ نے پیش کیا تھا پھر

علی رضی اللہ عنہ نے استغفار اور شہادت کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ کا حق اور ان کی بزرگی بیان کی اور فرمایا کہ جو کچھ انہوں نے کیا ہے اس کا باعث ابو بکر رضی اللہ عنہ سے حسد نہیں تھا اور نہ ان کے فضل و کمال کا انکار مقصود تھا جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عنایت فرمایا یہ بات ضرور تھی کہ ہم اس معاملہ خلافت میں اپنا حق سمجھتے تھے (کہ ہم سے مشورہ لیا جاتا) ہمارے ساتھ یہی زیادتی ہوئی تھی جس سے ہمیں رنج پہنچا۔ مسلمان اس واقعہ پر بہت خوش ہوئے اور کہا کہ آپ نے درست فرمایا۔ جب علی رضی اللہ عنہ نے اس معاملہ میں یہ مناسب راستہ اختیار کر لیا تو مسلمان ان سے خوش ہو گئے اور علی رضی اللہ عنہ سے اور زیادہ محبت کرنے لگے جب دیکھا کہ انہوں نے اچھی بات اختیار کر لی ہے۔

صحیح بخاری کتاب - غزوات کے بیان میں

حدیث نمبر 4240

چوتھی روایت

ایک اور روایت جس میں امیر المؤمنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خلافت کے معاملے میں ہم (اہل بیت ع) رنجیدہ ہوئے۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا کہ ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس کسی کو بھیجا اور ان سے اپنی میراث کا مطالبہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مال سے جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے مدینہ اور فدک میں عنایت فرمایا تھا اور خیبر کا جو پانچواں حصہ رہ گیا تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی ارشاد فرمایا تھا کہ ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے، البتہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی مال سے کھاتی رہے گی اور میں خدا کی قسم جو صدقہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑ گئے ہیں اس میں کسی قسم کا تغیر نہیں کروں گا، جس حال میں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں تھا اب بھی اسی طرح رہے گا اور اس میں (اس کی تقسیم وغیرہ) میں میں بھی وہی طرز عمل اختیار کروں گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی زندگی میں تھا۔ غرض ابو بکر نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کچھ بھی دینا منظور نہ کیا۔ اس پر فاطمہ ابو بکر رضی اللہ عنہما کی طرف سے خفا ہو گئیں اور ان سے ترک ملاقات کر لیا اور اس کے بعد وفات تک ان سے کوئی گفتگو نہیں کی۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چھ مہینے تک زندہ رہیں جب ان کی وفات ہوئی تو ان کے شوہر علی رضی اللہ عنہ نے انہیں رات میں دفن کر دیا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر نہیں دی اور خود ان کی نماز

جنازہ پڑھ لی۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا جب تک زندہ رہیں علی رضی اللہ عنہ پر لوگ بہت توجہ رکھتے رہے لیکن ان کی وفات کے بعد انہوں نے دیکھا کہ اب لوگوں کے منہ ان کی طرف سے پھرے ہوئے ہیں۔ اس وقت انہوں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے صلح کر لینا اور ان سے بیعت کر لینا چاہا۔ اس سے پہلے چھ ماہ تک انہوں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بیعت نہیں کی تھی پھر انہوں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا اور کہلا بھیجا کہ آپ صرف تنہا آئیں اور کسی کو اپنے ساتھ نہ لائیں ان کو یہ منظور نہ تھا کہ عمر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ آئیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اللہ کی قسم! آپ تنہا ان کے پاس نہ جائیں۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کیوں وہ میرے ساتھ کیا کریں گے میں تو خدا کی قسم ضرور ان کی پاس جاؤں گا۔ آخر آپ علی رضی اللہ عنہ کے یہاں گئے۔ علی رضی اللہ عنہ نے خدا کو گواہ کیا اس کے بعد فرمایا ہمیں آپ کے فضل و کمال اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بخشا ہے سب کا ہمیں اقرار ہے جو خیر و امتیاز آپ کو اللہ تعالیٰ نے دیا تھا ہم نے اس میں کوئی ریس بھی نہیں کی لیکن آپ نے ہمارے ساتھ زیادتی کی (کہ خلافت کے معاملہ میں ہم سے کوئی مشورہ نہیں لیا) ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی قرابت کی وجہ سے اپنا حق سمجھتے تھے (کہ آپ ہم سے مشورہ کرتے) ابو بکر رضی اللہ عنہ پر ان باتوں سے گریہ طاری ہو گئی اور جب بات کرنے کے قابل ہوئے تو فرمایا اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کے ساتھ صلہ رحمی مجھے اپنی قرابت سے صلہ رحمی سے زیادہ عزیز ہے۔ لیکن میرے اور لوگوں کے درمیان ان اموال کے سلسلے میں جو اختلاف ہوا ہے تو میں اس میں حق اور خیر سے نہیں ہٹا ہوں اور اس سلسلہ میں جو راستہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھا خود میں نے بھی اسی کو اختیار کیا۔ علی رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ دوپہر کے بعد میں آپ سے بیعت کروں گا۔ چنانچہ ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر ابو بکر رضی اللہ عنہ منبر پر آئے اور خطبہ کے بعد علی رضی اللہ عنہ

کے معاملے کا اور ان کے اب تک بیعت نہ کرنے کا ذکر کیا اور وہ عذر بھی بیان کیا جو علی رضی اللہ عنہ نے پیش کیا تھا پھر علی رضی اللہ عنہ نے استغفار اور شہادت کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ کا حق اور ان کی بزرگی بیان کی اور فرمایا کہ جو کچھ انہوں نے کیا ہے اس کا باعث ابو بکر رضی اللہ عنہ سے حسد نہیں تھا اور نہ ان کے فضل و کمال کا انکار مقصود تھا جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عنایت فرمایا یہ بات ضرور تھی کہ ہم اس معاملہ خلافت میں اپنا حق سمجھتے تھے (کہ ہم سے مشورہ لیا جاتا) ہمارے ساتھ یہی زیادتی ہوئی تھی جس سے ہمیں رنج پہنچا۔ مسلمان اس واقعہ پر بہت خوش ہوئے اور کہا کہ آپ نے درست فرمایا۔ جب علی رضی اللہ عنہ نے اس معاملہ میں یہ مناسب راستہ اختیار کر لیا تو مسلمان ان سے خوش ہو گئے اور علی رضی اللہ عنہ سے اور زیادہ محبت کرنے لگے جب دیکھا کہ انہوں نے اچھی بات اختیار کر لی ہے۔

صحیح بخاری کتاب - غزوات کے بیان میں

حدیث نمبر 4241

اس روایت کے ہم نکات

اول

اس روایت میں واضح الفاظ میں امیر المؤمنین علی السلام فرماتے ہیں کہ ہم سے خلافت حاقق چھینا گیا جس معاملے میں ہم (اہل بیت ع) رنجیدہ ہوئے، ظاہر اس روایت میں امیر المؤمنین (ع) ابو بکر کی بیعت کر رہے ہیں لیکن یہ بات اہل تشیع کی کتب سے ثابت نہیں۔

دوم:

امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی ناراضی اور سیدہ (س) کی ناراضی دو الگ الگ معاملات ہیں، اگر کوئی شخص اس روایت یہ یہ تاثر لینا چاہے کہ علی علیہ السلام اگر راضی ہو گئے تو یقیناً سیدہ (س) بھی راضی ہو گئیں لیکن ایسی کوئی دلیل نظر نہیں آتی۔ سیدہ (س) کا معاملہ فدک کا ہے اور امیر المؤمنین (ع) کا حق خلافت کے غصب کرنے کا۔

سوم:

اس روایت کے بعد دوسری روایت جس میں امیر المؤمنین (ع) اور حضرت عباس (رض) حضرت عمر کے دور میں دوبارہ اپنا اپنا حق مانگنے کے لئے آتے ہیں اس بات کی تائید کرتی ہے کہ اہلبیت (ع) نے اپنا حق معاف نہیں کیا، اور نہ ہی اس پر راضی رہے بلکہ ایک خلیفہ کے بعد دوسرے خلیفہ سے اپنے حق کا مطالبہ کیا۔ اور دوسرے خلیفہ نے بھی پہلے خلیفہ کی طرح حکم سنایا۔

ان روایت سے علی علیہ السلام کے اپنے حق کا مطالبہ کرنا واضح ہو جاتا ہے اور خلفاء ان کا حق رد کرتے رہے۔ اور انہیں محروم کرتے رہے۔

پانچویں روایت

پھر ایک اور اسی طرز کی روایت

ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں عروہ بن زبیر نے اور ان سے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہ اور عباس علیہما السلام حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اپنی میراث کا مطالبہ کرنے آئے، یہ فدک کی زمین کا مطالبہ کر رہے تھے اور خیبر میں بھی اپنے حصہ کا۔

صحیح بخاری کتاب - فرائض یعنی ترکہ کے حصول کے بیان میں

حدیث نمبر 6725

چھٹی روایت

ابو بکر کا سیدہ فاطمہ السلام اللہ علیہا کو حق دینے سے انکار اور سیدہ (ع) کا قطع تعلق کرنا

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا تھا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو کچھ ہم چھوڑیں وہ سب صدقہ ہے، بلاشبہ آل محمد اسی مال میں سے اپنا خرچ پورا کرے گی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا، واللہ، میں کوئی ایسی بات نہیں ہونے دوں گا، بلکہ جسے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا ہو گا وہ میں بھی کروں گا۔ بیان کیا کہ اس پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان سے تعلق کاٹ لیا اور موت تک ان سے کلام نہیں کیا۔

صحیح بخاری کتاب - فرائض یعنی ترکہ کے حصول کے بیان میں

حدیث نمبر 6726

عمر کے دور میں حضرت امام علی علیہ السلام اور ابن عباس رضہ کا دوبارہ حق میراث مانگنا۔

ہم سے اسحاق بن محمد فروی نے بیان کیا کہ ہم سے مالک بن انس نے ان سے ابن شہاب نے ان سے مالک بن اوس بن حدثان نے (زہری نے بیان کیا کہ) محمد بن جبیر نے مجھ سے (اسی آنے والی) حدیث کا ذکر کیا تھا۔ اس لئے میں نے مالک بن اوس کی خدمت میں خود حاضر ہو کر ان سے اس حدیث کے متعلق (بطور تصدیق) پوچھا۔ انہوں نے کہا کہ دن چڑھ آیا تھا اور میں اپنے گھر والوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اتنے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ایک بلانے والا میرے پاس آیا اور کہا کہ امیر المومنین آپ کو بلا رہے ہیں۔ میں اس قاصد کے ساتھ ہی چلا گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ایک تخت پر بوریا بچھائے، بورے پر کوئی بچھونا نہ تھا، صرف ایک چمڑے کے تکتے پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ میں سلام کر کے بیٹھ گیا۔ پھر انہوں نے فرمایا: مالک! تمہاری قوم کے کچھ لوگ میرے پاس آئے تھے، میں نے ان کے لئے کچھ حقیر سی امداد کا فیصلہ کر لیا ہے۔ تم اسے اپنی نگرانی میں ان میں تقسیم کر دو، میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! اگر آپ اس کام پر کسی اور کو مقرر فرمادیتے تو بہتر ہوتا۔ لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے یہی اصرار کیا کہ نہیں، اپنی ہی تحویل میں بانٹ دو۔ ابھی میں وہیں حاضر تھا کہ امیر المومنین کے دربان یرفا آئے اور کہا کہ عثمان بن عفان، عبد الرحمن بن عوف، زبیر بن عوام اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں انہیں اندر بلا لو۔ آپ کی اجازت پر یہ حضرات داخل ہوئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ یرفا

بھی تھوڑی دیر بیٹھے رہے اور پھر اندر آکر عرض کیا علی اور عباس رضی اللہ عنہ کو بھی اندر آنے کی اجازت ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں انہیں بھی اندر بلاو۔ آپ کی اجازت پر یہ حضرات بھی اندر تشریف لے آئے۔ اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا 'یا امیر المؤمنین! میرا اور ان کا فیصلہ کر دیجئے۔ ان حضرات کا جھگڑا اس جائیداد کے بارے میں تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی نضیر کے اموال میں سے (خمس کے طور پر) عنایت فرمائی تھی۔ اس پر حضرت عثمان اور ان کے ساتھ جو دیگر صحابہ تھے کہنے لگے 'ہاں' امیر المؤمنین! ان حضرات میں فیصلہ فرما دیجئے اور ہر ایک کو دوسرے کی طرف سے بے فکر کر دیجئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا 'اچھا' تو پھر ذرا ٹھہریئے اور دم لے لیجئے میں آپ لوگوں سے اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں۔ کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ "ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو کچھ ہم (انبیائی) چھوڑ کر جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے" جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد خود اپنی ذات گرامی بھی تھی۔ ان حضرات نے تصدیق کی کہ جی ہاں' بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا۔ اب حضرت عمر صلی اللہ علیہ وسلم اور عباس رضی اللہ عنہ کی طرف مخاطب ہوئے ان سے پوچھا۔ میں آپ حضرات کو اللہ کی قسم دیتا ہوں 'کیا آپ حضرات کو بھی معلوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے یا نہیں؟ انہوں نے بھی اس کی تصدیق کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک ایسا فرمایا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اب میں آپ لوگوں سے اس معاملہ کی شرح بیان کرتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس غنیمت کا ایک مخصوص حصہ مقرر کر دیا تھا۔ جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کسی دوسرے کو نہیں دیا تھا۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی ﴿مَا آفَاءَ لِلَّهِ عَلٰی رَسُولِهِ مِمَّا نَزَّلَ مِنْ سَمٰوٰتٍ﴾ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد قدیر تک اور وہ حصہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خاص رہا۔ مگر قسم اللہ کی یہ جائداد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو چھوڑ کر اپنے لئے جوڑ نہ رکھی 'نہ خاص اپنے خرچ میں لائے' بلکہ تم ہی لوگوں کو دیں اور تمہارے ہی کاموں میں خرچ کیں۔ یہ جو جائداد بیچ رہی ہے اس میں سے آپ اپنی بیویوں کا سال بھر کا خرچ لیا کرتے اس کے بعد جو باقی بچتا وہ اللہ کے مال میں شریک کر دیتے (جہاد کے سامان فراہم کرنے میں) خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنی زندگی میں ایسا ہی کرتے رہے۔ حاضرین تم کو اللہ کی قسم! کیا تم یہ نہیں جانتے؟ انہوں نے کہا بے شک جانتے ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے علی اور عباس رضی اللہ عنہ سے کہا میں آپ حضرات سے بھی قسم دے کر پوچھتا ہوں 'کیا آپ لوگ یہ نہیں جانتے ہیں؟ (دونوں حضرات نے جواب دیا ہاں!) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یوں فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے اٹھالیا تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ ہوں 'اور اس لئے انہوں نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس مخلص) جائداد پر قبضہ کیا اور جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس میں مصارف کیا کرتے تھے 'وہ کرتے رہے۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے اس طرز عمل میں سچے مخلص 'نیکو کار اور حق کی پیروی کرنے والے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بھی اپنے پاس بلا لیا اور اب میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کا نائب مقرر ہوا۔ میری خلافت کو دو سال ہو گئے ہیں۔ اور میں نے بھی اس جائداد کو اپنی تحویل میں رکھا ہے۔ جو مصارف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اس میں کیا کرتے تھے ویسا ہی میں بھی کرتا رہا اور اللہ خوب جانتا ہے کہ میں اپنے اس طرز عمل میں سچا 'مخلص اور حق کی پیروی کرنے والا ہوں۔ پھر آپ دونوں میرے پاس مجھ سے گفتگو کرنے آئے اور بالاتفاق گفتگو کرنے لگے کہ دونوں کا مقصد ایک تھا۔ جناب عباس! آپ تو اس لئے تشریف لائے کہ آپ کو اپنے بھتیجے (صلی اللہ علیہ وسلم) کی میراث کا دعویٰ میرے سامنے پیش کرنا تھا۔ پھر

علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آپ اس لئے تشریف لائے کہ آپ کو اپنی بیوی (حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ) کا دعویٰ پیش کرنا تھا کہ ان کے والد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی میراث انہیں ملنی چاہئے، میں نے آپ دونوں حضرات سے عرض کر دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود فرما گئے کہ ہم پیغمبروں کا کوئی میراث تقسیم نہیں ہوتا، ہم جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ پھر مجھ کو یہ مناسب معلوم ہوا کہ میں ان جائیدادوں کو تمہارے قبضے میں دے دوں، تو میں نے تم سے کہا، دیکھو اگر تم چاہو تو میں یہ جائیداد تمہارے سپرد کر دیتا ہوں، لیکن اس عہد اور اس اقرار پر کہ تم اس کی آمدنی سے وہ سب کام کرتے رہو گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی خلافت میں کرتے رہے اور جو کام میں اپنی حکومت کے شروع سے کرتا رہا۔ تم نے اس شرط کو قبول کر کے درخواست کی کہ جائیدادیں ہم کو دے دو۔ میں نے اسی شرط پر دے دی، حاضرین کہو میں نے یہ جائیدادیں اسی شرط پر ان کے حوالے کی ہیں یا نہیں؟ انہوں نے کہا، بے شک اسی شرط پر آپ نے دی ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ اور عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا، میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، میں نے اسی شرط پر یہ جائیدادیں آپ حضرات کے حوالے کی ہیں یا نہیں؟ انہوں نے کہا، بے شک۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، پھر مجھ سے کس بات کا فیصلہ چاہتے ہو؟ (کیا جائیداد کو تقسیم کرنا چاہتے ہو) قسم اللہ کی! جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں میں تو اس کے سوا اور کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں۔ ہاں! یہ اور بات ہے کہ اگر تم سے اس کا انتظار نہیں ہو سکتا تو پھر جائیداد میرے سپرد کر دو۔ میں اس کا بھی کام دیکھ لوں گا۔

صحیح بخاری کتاب - خمس کے فرض ہونے کا بیان

حدیث نمبر 3094

سیدہ فاطمہ الزہرا السلام اللہ علیہا کی ناراضگی رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی ہے۔

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن عیینہ نے بیان کیا، ان سے عمرو بن دینار نے ان سے ابن ابی ملیکہ نے ان سے مسور بن مخزوم رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے، اس لیے جس نے اسے ناحق ناراض کیا، اس نے مجھے ناراض کیا۔

صحیح بخاری کتاب - نبی کریم ﷺ کے اصحاب کی فضیلت

حدیث نمبر 3714

گزارش: تمام مومنین سے گزارش ہے کہ اس چھوٹی سے تحریر کو زیادہ سے زیادہ مومنین تک پہنچائیں، خصوصاً اپنے ان سادات و غیر سادات دوستوں کو جو سیدہ فاطمہ الزہرا السلام اللہ علیہا کے حق کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ تاکہ آپ کا اور ان کا نام سیدہ (س) کے حق کی وکالت کرنے والوں میں لکھا جائے۔
مولا آپ کا حامی و ناصر۔

یا علی (ع) مدد

سید فصیح رضوی

برگزیدہ از قصیدہ در مدح نورین نیرین حضرت فاطمہ زہرا وفاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہما

وہ ہے امواج علم کا مظہر یہ ہے افواج حلم کا مصدر	عیسیٰ ڈیوڑھی پہ اس کی درباں ہیں عبدالرگاہ ابن عمراں ہیں
لطف سے اس کے سامنے ہے وجود اور عدم اس کے قبر سے مفقود	ایک ہے دیدہ بان بر سردار خادم در ہے ایک عصا بردار
انبیا کے لئے وہ تاج سر یہ سیرا ولایا کا ہے مغفر	یا کہ دو طفل در حریم جلال چنے چنکیل نفس ہیں بے حال
کعبہ وہ عالم جلالت کا اور یہ مشعر زمین قدرت کا	حفظ انجیل پر کسے یہ کمر اس کو تورات ہو چکی از بر
لم یلد لب نہ کرتا بند اگر کہتا میں ہیں خدا کی دو دختر	نہ کریں دعوائے امامت اگر موسیٰ جعفر، از پنے داور
اس کی چادر میں بند کون و مکاں روسری اس کی ستر عفت حق	میں یہ کہہ دوں کہ یہ ہیں پیغمبر مجھڑا اس پہ آپ کی دختر
ملک باقی کا ہے وہ تاج سر یہ ہے بر عرش کبریا افسر	ایسی دختر نہیں بجز ہرا ایسا صلب پدر، نہ رحم ہوا
قطرہ اس کی عطا کا بحر و سما رشمہ فیض کان زر اس کا	ان دو کی ایسی اب کوئی دختر نہ ہوئی اور نہ ہوگی تا محشر

اس سے خاک مدینہ روشن ہے
اس سے قم کا خطر روشن ہے

وہ ہے امواج علم کا مظہر
یہ ہے افواج حلم کا مصدر

قم ہے اس کی شرف سے خلد نظر
اس سے پانی مدینے کا کوثر

لطف سے اس کے سامنے ہے وجود
اور عدم اس کے قہر سے مفقود

عرصہ قم ہے رشک خلد عجیب
بلکہ خلد بریں ہے اس کا نقیب

انبیاء کے لئے وہ تاج سر
یہ سر اولیا کا ہے مغفر

عرش پر قم کو ناز ہے زیا
”لوح“ شاید کہ اس کی ہو ہمتا

کعبہ وہ عالم جلالت کا
اور یہ مشعر زمین قدرت کا

ہے عجب خاک، آبروئے جہاں
مرجع دوست، طجائے غیراں

لم یلد لب نہ کرتا بند اگر
کہتا میں ہیں خدا کی دو دختر

سننے گریہ قصیدہ ہندی
وہ ادیب و سخنور و سعدی

اس کی چادر میں بند کون و مکاں
رو سہری اس کی سترِ عفت حق

ہوتا نہ طوطی کی طرح اس کی زباں پر
اے بجلالت ز آفرینش برتر

ملک باقی کا ہے وہ تاج سر
یہ ہے برعرش کبریا افسر

اور وہ قمری کی طرح لا قانہ لب پر
اے کہ جہاں زرخ تو گشتہ منور

قطرہ اس کی عطا کا بحر و سما
رشمہء فیض کان زراں کا

نتیجہ فکر: امام خمینی قدس سرہ ترجمہ: مولانا ابن علی صاحب قبلہ واع

ABOUT THE AUTHOR

Syed Faseeh Rezavi (born March 7, 1982, in Kandiaro, Sindh) who has been writing for over twenty years. He is a renowned leadership authority, teacher, trainer, chef, organizational consultant, gemologist, translator of several Islamic book and articles. He has been a teacher and director of a school.

M.A (English,)

M.A (Islamic Culture)

B.Ed

M.Phil (Islamic Culture)

Contact :

Phone: 0092-3331337612

Email: faseehydr@yahoo.com